جناب مولانا سید تصدق بخاری

مواخات کی تحقیقِ انیق

ادارتی نوٹ مضمون کے آخر صا۴ میں ملاحظہ فرمادیں

بعض کتب سیر میں مرقوم ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ میں جب نبی علیہ السلام نے مہاجرین وانصار میں مواخات قائم کی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت علی المرتضیٰ کے مابین مواخات ہوئی تھی۔ جیسا کہ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کے حوالہ سے ابن ہشام وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا۔

تاخوا فی اللہ اخوین اخوین۔

اللہ کی راہ میں آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

ثم اخذ بیدہ علی ابن ابی طالب، فقال ھذا اخی[1]

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ میرا بھائی ہے۔

وکان حمزۃ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوین۔ والیہ اوصی حمزۃ یوم احد۔

اور حضرت حمزہؓ شیر خدا اور شیر رسولؐ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت زید بن حارثہؓ کے مابین بھائی چارہ قائم کیا گیا تھا۔ اور غزوہ احد سے قبل وصیت بھی حضرت حمزہؓ نے حضرت زید بن حارثہؓ ہی کو کی تھی۔

وجعفر بن ابی طالب ذوالجناحین ومعاذ بن جبل اخوین۔

سیدنا جعفر طیارؓ بن ابو طالب اور حضرت معاذ بن جبلؓ دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا تھا۔

قال ابن ھشام کان جعفر یومئذ غائبا بارض الحبشۃ۔

ابن ہشام اور علامہ واقدی نے کہا حضرت جعفر طیارؓ ان دونوں مکہ سے غائب ارض حبشہ میں تھے۔

---

[1] درحقیقت مکہ مکرمہ میں جو مواخات ہوئی تھی اس میں نبی علیہ السلام اور حضرت علیؓ کے مابین مواخات ہوئی تھی۔ مدنی مواخات میں پہلے حضرت ابو امامہؓ کے درمیان پھر ان کی وفات کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت سہل بن حنیفہ رض میں بھائی چارہ قائم ہوا تھا۔ کما سیاتی۔

انظر، سیرت ابن ھشام السیرت النبویۃ لعلامہ ابن کثیر رح۔

اور وہ سنہ ۷ھ کے اوائل فتح خیبر کے دن نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بایں وجہ علماء کرام کو اس میں کلام ہے اور روایت کی صحت و سند کا انکار کرتے ہیں۔

پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تھی نہ کہ مہاجر کو مہاجر کا بھائی قرار دیا تھا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مہاجر اور حضرت علی رضؓ بھی مہاجر تھے اسی طرح سیدنا حمزہ رضؓ اور سیدنا زید بن حارثہ رضؓ بھی دونوں مہاجرین ہی تھے لہذا جس مواخات کا یہ ذکر ہے وہ مکہ مکرمہ میں مہاجرین صحابہ میں ان کے دشمنوں کے پیش نظر قائم کی گئی تھی چنانچہ معتبر بات یہ ہے کہ۔

قال ابو عمر آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المھاجرین۔ ثم آخی بین المھاجرین والانصار۔ انظر، الاستیعاب علی ھامش الاصابۃ۔ ج ۳ ص ۳۵۔

ابو عمر نے کہا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بار مکہ میں مہاجرین صحابہ کرام میں مواخات کرائی تھی۔ پھر دوسری بار ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کے مابین مالی اعانت کے لیے مواخات کرائی تھی۔

علامہ واقدی حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت زید بن حارثہ رضؓ کے متعلق لکھتے ہیں۔

وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم آخی بینھما حین آخی بین المھاجرین۔ کتاب المغازی ج ۲ ص ۳۹۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مہاجرین میں مواخات کرائی تھی تو اس وقت حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت زید بن حارثہ رضؓ میں بھائی چارہ قائم کیا تھا تاکہ حضرت حمزہ رضؓ کی سرداری کے لحاظ سے کوئی دشمن ان کو گزند نہ پہنچا سکے اور مالی کفالت بھی ان کی ہوتی رہے۔

ملاحظہ ہو سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۲۶ لعلامہ کاندھلوی ؒ[۱]۔ بحوالہ فتح الباری۔

حضرت علی رضؓ بچپنے سے ہی نبی علیہ السلام کی کفالت میں رہے اور انہوں نے دار نبوت میں ہی پرورش پائی تھی۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں جا کر حضرت علی رضؓ کا بھائی چارہ پہلے حضرت ابو امامہ رضؓ سے اور ان کی وفات کے بعد حضرت سہل بن حنیف رضؓ سے قائم کیا گیا تھا۔

قال محمد بن کعب القرظی وھاجر

محمد بن کعب قرظی رضؓ نے کہا، حضرت علی رضؓ نے نبی علیہ السلام

۱؎ حضرت کاندھلوی روّح اللہ روحہ نے سیرت ابن سید الناس ؒ کے حوالہ سے مکی مواخات کا ذکر تو کر دیا ہے تاکہ لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے۔ لیکن مدنی مواخات کو چھوڑ گئے۔

علی بعد خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ وکان امرہ بقضاء دیوانہ درّد ودائعہ ثم یلحق بہ فامتثل ما امر بہ ثم ھاجر وآخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین سھل بن حنیف۔

البدایۃ والنہایۃ ج ۷ ص ۲۲۵۔

کے بعد مکہ سے ہجرت کی، نبی علیہ السلام نے حضرت علی کو حکم فرمایا تھا کہ تم لوگوں کا لین دین اور امانتیں ادا کر کے آنا پھر حضرت علیؓ نے آپ کا حکم پورا کرنے کے بعد میں ہجرت کی اور پھر نبی علیہ السلام نے آپ کے اور حضرت سہل بن حنیفؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا۔ اصل بات آگے آرہی ہے۔ محدث بصیر علامہ ابن حجرؒ بھی یوں کے توں رقمطراز ہیں۔

سھل بن حُنیف بن وھب بن العکیم بن ثعلبۃ بن الحرث الانصاری المتوفی ۳۸ھ

حضرت سہلؓ بن حنیف بن وہب بن عکیم بن ثعلبہ بن حارث انصاری توفی ۳۸ھ۔

واستخلفہ علی علی البصرۃ بعد الجمل ثم شھد معہ صفین ویقال آخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین علی ابن ابی طالب۔

انظر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ج ۲ ص ۸۷

کو حضرت علیؓ نے جمل کے واقعہ فاجعہ کے بعد بصرہ کا گورنر بنا دیا تھا پھر وہ صفین میں بھی آپ کے ہم رکاب تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن حُنیف اور حضرت علی رضی اللہ عنہما میں مواخات قائم کر دی تھی۔

مدینہ مکرمہ میں یہ مواخات مالی سہولت کے لیے قائم کی گئی تھی تاکہ طرفین کے لیے آسانی پیدا ہو جائے۔ اور انصار صحابہ نے بے مثال ایثار و ہمدردی کا ثبوت پیش کیا۔ مثلاً

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن الربیع الانصاری رضی اللہ عنہما میں نبی علیہ السلام نے جب مدینہ منورہ میں بھائی چارہ قائم کر دیا تو حضرت سعد نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے کہا اے میرے بھائی میں اہل مدینہ میں مال دار ہوں یہ میرا آدھا مال ہے اسے قبول کر لو اور یہ میری دو بیویاں ہیں آپ ان میں سے اپنی خدمت کے لیے ایک کا انتخاب کر لیجئے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور پھر آپ اسے اپنے حبالۂ نکاح میں لے لیں۔

فقال لہ سعد ای اخی، انا اکثر اھل المدینۃ مالاً، فانظر شطر مالی فخذہ، وتحتی امراتان فانظر ایھما اعجب الیک حتی اطلقھا۔ فقال

پھر سعدؓ نے عبدالرحمانؓ سے کہا اے بھائی میں اہل مدینہ میں صاحب ثروت ہوں یہ دیکھو میرا آدھا مال ہے اسے قبول کر لو اور میرے حبالۂ نکاح میں دو بیویاں ہیں دیکھ لیجئے ان میں سے جسے آپ اپنی

عبد الرحمٰن بارک اللہ فی اھلک ومالک، دلونی علی السوق، فدلوہ، فذھب فاشتری وباع فربح الخ۔
السیرت النبویۃ ج ۲ ص۳۲۷ وص۳۲۸
عیون الاثر ج ۱ ص۲۰۳

خدمت کے لیے پسند فرمائیں تو میں اسے طلاق دے دیتا ہوں پھر آپ اس سے نکاح کر لیں۔ پھر حضرت عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے اہل ومال میں برکت دے آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیں اس پر آپ کو بازار کا راستہ بتا دیا تو آپ نے بازار میں جا کر خرید وفروخت سے فائدہ حاصل کیا۔

تھوڑے ہی دنوں میں جب آپ اس تجارت سے آسودہ حال ہو گئے تو نبی علیہ السلام نے ایک ملاقات میں آپ سے فرمایا۔ مھیم؟ ۔تمہارا کیا حال ہے؛ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو شادی بھی کر لی ہے۔ فرمایا مہر میں کیا دیا ہے؛ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے عرض کیا کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے۔ فرمایا۔ اولم ولو بشاۃ۔ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ذبح کر لو۔

صحابہ کرام کی خود انحصاری اور آپس کی ایثار وہمدردی کی ایسی ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں کتب اسلامیہ میں موجود ہیں جن کی نظیر مذاہب عالم کے اکابر میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی کہیں نہیں مل سکتی۔ کاش امت مسلمہ بھی ان کی اتباع کر کے اپنے دونوں جہاں سنوار لیتی۔ اب مواخات کی مزید تفصیل ابن سید الناسؒ کی زبانی سنیئے۔

حضرت علامہ فتح الدین ابوالفتح محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیٰی بن محمد بن محمد بن ابی القاسم بن محمد عبد اللہ بن عبد العزیز ابن سید الناس بن ابی الولید بن منذر بن عبد الجبار بن سلیمان الیعمری الاندلسی الاصل المصری رحمہ اللہ المعروف بابن سید الناس ولد فی ذیقعدہ ۶۷۱ھ توفی شعبان ۷۳۴ھ۔

ارقام فرماتے ہیں۔

اصحاب رسولؐ میں مواخات دوبار ہوئی تھی پہلی بار مکہ مکرمہ میں کرائی گئی تھی جہاں کا بچہ بچہ صحابہ کرام کا دشمن تھا، تاکہ جن کے درمیان بھائی چارہ قائم ہوا ہے وہ ذمہ داری کے ساتھ ایک دوسرے کی معاونت اور خبرگیری کر سکیں اور کوئی واقعہ فاجعہ رونما ہو تو اس کی خبر اپنے مرکز تک پہنچا سکیں اس اجمال کی ایجاز واختصار کے ساتھ تفصیل بقرار زیر ہے۔

مکی مواخات

وکانت المواخات مرتین الاولی بین المہاجرین بعضہم وبعض قبل الہجرت علی الحق والمواسات آخی بینہما النبی ۖ۔

مواخات دوبار ہوئی تھی، پہلی مواخات مہاجرین کے مابین ہوئی تھی۔ نبی علیہ السلام نے ہجرت سے پہلے مکہ میں صحابہ کرام میں استحکامِ حق اور ایثار وہمدردی کے لیے بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

۱۔ فآخی بین ابوبکر وعمر۔

سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔

۲۔ وبین حمزۃ وزید بن حارثۃ۔

حضرت حمزہؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ میں اخوت قائم کی گئی۔

۳۔ وبین عثمان وعبدالرحمن بن عوف۔

حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف میں بھائی چارہ قائم کیا گیا۔

۴۔ وبین الزبیرؓ وابن مسعود۔

حضرت زبیرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔

۵۔ وبین مصعب بن عُمیر وسعد بن ابی وقاص۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ میں بھائی چارہ قائم ہوا۔

۶۔ وبین ابی عبیدۃ وسالم مولی ابی حُذیفۃ۔

حضرت ابوعبیدہؓ عامر بن عبداللہ اور حضرت سالمؓ حضرت ابوحذیفہؓ کے غلام کے درمیان اخوت قائم کی گئی۔

۷۔ وبین سعید و طلحۃ بن عبید اللہ۔

حضرت سعیدؓ اور طلحہؓ میں بھائی چارہ قائم ہوا۔

۸۔ وبین علیؓ ونفسہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں بھائی چارہ قائم کیا گیا۔

۹۔ وبین عبیدۃ بن حارث و بلال۔

حضرت عبیدہؓ بن حارث اور حضرت بلالؓ میں اخوت کا قیام ہوا۔

لہ لما آخی بین اصحابہ بمکۃ قبل الہجرت آخی بین طلحۃ والزبیر۔ آخی النبی ۖ بین المہاجرین والانصار لما قدم المدینۃ فآخی بین طلحۃ وابی ایوب۔ الاصابۃ ج ۲۔ ص ۲۲۹۔

مدنی مواخات

قال ا[illegible] ب اسحاق آخی رسول اللہ صلی اللہ [illegible] علیہ وسلم بین اصحابہ [illegible] جرین والانصار تآخوا فی اللہ اخوین اخوین۔

فلما نزل علیہ السلام المدینۃ آخی بین المہاجرین والانصار علی المواساۃ والحق فی دار انس بن مالک رض، وکانت المواخات بعد بنائہ علیہ السلام المسجد وقد قیل کان ذلک والمسجد یُبنی۔

وقال ابو عمر بعد قدومہ علیہ السلام المدینۃ لخمسۃ اشہر۔

عن مکحول عن ابی امامۃ[۱] قال لما آخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین الناس۔

ا۔ آخی بینہ وبین علی۔ وقیل کان عددھم مائۃ، خمسین من المہاجرین وخمسین من الانصار۔

بعیون الاثر ج ا صـ۱۹۹ ومابعد

امام مغازی محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہاجرین و انصار صحابہ کرام میں مواخات قائم کرنے کے لیے فرمایا، اللہ کی راہ میں دو دو آدمی بھائی بھائی بن جاؤ۔

پھر جب آپ نے مدینہ میں نزول فرمایا تو مہاجرین و انصار میں ایثار و ہمدردی اور حق کی خاطر حضرت انس بن مالک رض کے گھر یہ مہاجرین و انصار صحابہ میں بھائی چارہ قائم فرمایا۔ اور یہ مواخات مسجد نبوی کی تکمیلِ تعمیر کے بعد ہوئی تھی۔ اور کہا جاتا ہے کہ تعمیر مسجد کے دوران ہی عمل میں آئی۔

ابو عمر رض نے کہا۔ نبی علیہ السلام کے مدینہ تشریف لانے کے پانچ ماہ بعد ہوئی۔

حضرت مکحول بن سہراب مفتی شام رحمہ اللہ توفی سنہ ۱۱۲ھ۔ حضرت ابو امامہ رض توفی سنہ ۱ھ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے جب صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم کیا تو۔ حضرت ابو امامہ رض اسعد بن زرارہ رض اور حضرت علی المرتضیٰ رض کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ اور کہا جاتا ہے، مواخات میں شامل حضرات کی تعداد ایک سو تھی۔ جن میں پچاس مہاجرین صحابہ کرام میں سے تھے اور پچاس انصار سے تھے۔

---

[۱] اسعد بن زُرارۃ بن عدس ابن عبید بن ثعلبۃ بن غنم بن مالک ابن النجار الانصاری الخزرجی النجاری ابو امامۃ غلبت علیہ کنیتہ۔

آپ مواخات کے بعد فوت ہو گئے تھے اس لیے حضرت علی رض کا حضرت سہل بن حُنیف رض سے بھائی چارہ قائم کیا گیا تھا۔ اور حضرت ابو امامہ پہلے انصاری ہیں جو جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ اور مہاجرین میں سے حضرت عثمان بن مظعون پہلے مہاجر ہیں جو جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

امام المفسرین و المؤرخین حضرت علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ سحائب الرحمت والرضوان ارقام فرماتے ہیں کہ مدنی مواخات میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن حنیف اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی اس وقت قرار دیا گیا تھا جب حضرت ابو امامہؓ کا انتقال ہو گیا تھا۔ کما مر۔

۲۔ فآخی ابوبکر بن ابی قحافة وخارجة بن زید بن ابی زهیر اخوین۔	پھر مدنی مواخات میں حضرت صدیق اکبر اور حضرت خارجہ بن زید بن ابی زہیر رضی اللہ عنہما کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا گیا۔
۱۔ وعمر بن الخطاب وعتبان بن مالك اخوين۔	اور سیدنا عمر بن خطاب اور عتبان بن مالک رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ قائم ہوا۔
۴۔ وابوعبيدة بن الجراح وسعد بن معاذ اخوين۔	ابو عبیدہؓ[۱] بن جراح اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ قائم ہوا۔
وعبدالرحمن بن عوف وسعد بن الربيع اخوين۔	حضرت عبدالرحمان[۲] بن عوف اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ قائم ہوا۔
۶۔ والزبير بن العوام وسلمة بن سلامة ابن وقش اخوين۔	حضرت زبیر[۳] بن عوام اور سلمہ بن سلامہ ابن وقش کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔
۷۔ وعثمان بن عفان واوس بن ثابت بن المنذر اخوين۔	حضرت عثمان بن عفان اور حضرت اوس بن ثابت بن منذر رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ قائم ہوا۔
۸۔ وطلحة بن عبيدة وكعب بن مالك اخوين	حضرت طلحہ بن عبیدہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما میں اخوت قائم ہوئی۔
۹۔ وسعيد بن زيد وابی بن كعب اخوين۔	سعید بن زید اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ قائم کیا گیا۔

---

[۱] مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت ابو طلحہ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲ ص ۳۲۶۔ [۲] انظر۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲ ص ۳۲۶۔

[۳] ویقال بل الزبیر وعبد اللہ بن مسعود۔ ابن سید الناس ح ۱ ص ۲۰۱۔

۱۰۔ ومصعب بن عمير، وابو ايوب خالد بن زيد اخوين۔

مصعب بن عمیر اور ابوایوب خالد بن زید رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ قائم کیا گیا۔

۱۱۔ وابو حذيفة بن عتبة وعباد بن بشر اخوين۔

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے مابین بھائی چارہ قرار دیا گیا۔

۱۲۔ وعمار بن ياسر وحذيفة بن اليمان اخوين۔

حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔

۱۳۔ وآخى[1] النبي صلى الله عليه وسلم بين علي وبين سهل بن حنيف۔

نبی علیہ السلام نے حضرت علی اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما میں بھائی چارہ قائم فرما دیا۔

۱۴۔ وطليب ابن عمير والمنذر بن عمرو اخوين۔

حضرت طلیب بن عمیرؓ اور حضرت منذرؓ بن عمرو میں بھائی چارہ ہوا۔

۱۵۔ وحاطب بن ابي بلتعة وعويم بن ساعدة اخوين۔

حضرت حاطبؓ بن ابو بلتعہ اور حضرت عویم بن ساعدہ میں اخوت قائم ہوئی۔

۱۶۔ وسلمان الفارسي وابو الدرداء اخوين۔

حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ اور حضرت ابودرداؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم ہوا۔

۱۷۔ وبلال وابو رويحة عبد الله بن عبد الرحمن الخثعمي اخوين۔

حضرت بلالؓ اور حضرت ابورویحہؓ عبداللہ بن عبدالرحمن خثعمی کو بھائی بھائی قرار دیا۔

۱۸۔ وبين ابي مرثد وعبادة بن الصامت۔

حضرت ابومرثد اور حضرت عبادہؓ بن صامت میں مواخات کرائی گئی۔

۱۹۔ وبين سعد وسعد بن معاذ۔

حضرت سعدؓ اور حضرت سعدؓ بن معاذ میں مواخات ہوئی۔

۲۰۔ وبين عبد الله بن جحش وعاصم بن ثابت بن ابي الافلح۔

حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بن ثابت بن ابی افلح میں بھائی چارہ قائم ہوا۔

---

[1] انظر البداية والنهاية ج ۷ ص۲۲۵ الاصابة في تمييز الصحابة ج ۲ ص۸۵ كما مر۔

۲۱- وبین عتبۃ بن غزوان وابی دجانۃ۔

حضرت عتبہؓ بن غزوان اور حضرت ابودجانہ (سماک بنؓ خراشہ) میں بھائی چارہ قائم ہوا۔

۲۲- وبین ابی سلمۃ بن عبدالاسد و سعد بن خیثمۃ۔

حضرت ابوسلمہؓ اور سعدؓ بن خیثمہ میں مواخات قائم کی گئی۔

۲۳- وبین عثمان بن مظعون وابی الھیثم بن التیھان۔

حضرت عثمان بن مظعون اور ابوؓ ھیثم بن تیہان میں بھائی چارہ قرار دیا گیا۔

۲۴- وبین عبیدۃ بن الحارث وعمیر[1] بن الحمام۔

حضرت عبیدہؓ بن حارث شہید بدر اور حضرت عمیر بن حمام شہید بدر میں بھائی چارہ قائم کیا گیا۔

۲۵- وبین الطفیل بن الحارث اخی عبیدۃ وسفیان بن نسر[2] بن زید من بنی جشم بن الحارث بن الخزرج۔

حضرت عبیدہؓ کے بھائی حضرت طفیلؓ بن حارث اور سفیانؓ بن بشیر انصاری خزرجی میں بھائی چارہ قائم ہوا۔ حضرت طفیل اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہما کے بھائی

۲۶- وبین الحصین اخیھما وعبد اللہ بن جُبیر۔

حضرت حصینؓ بن حارث اور حضرت عبداللہ بن جبیر میں بھائی چارہ ہوا۔

۲۷- وبین صفوان ابن بیضاء ورافع بن المعلی بن لوذان۔

اور حضرت صفوانؓ بن بیضاء اور حضرت رافعؓ بن معلی میں بھائی چارہ قائم ہوا۔

۲۸- وبین المقداد وابن رواحۃ۔

اور حضرت مقدادؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔

۲۹- وبین ذی الشمالین[3] ویزید بن الحرث من بنی حارثۃ۔

اور حضرت ذوالشمالینؓ اور یزید بن حارث جو بنی حارثہ میں سے تھے دونوں کے درمیان مواخات ہوئی۔

۳۰- وبین عمیر بن وقاص وخُبیب بن عبد اللہ بن عدی

حضرت عمیرؓ بن وقاص اور حضرت خبیب بن عدی میں بھائی چارہ قرار دیا۔

---

[1] عمیرؓ بن حمام غزوۂ بدر میں کھجوریں کھا رہے تھے کہ نبی ؐ سے جنت کی بشارت سن کر کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور میدان کارزار میں کود گئے اور لڑنا شروع کر دیا حتی کہ لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲ ص ۲۱۲۔

[2] بالنون ذکرہ الامیر۔ وقال ابن اسحٰق، بن بشیر۔ وقال ابومعشر، بن بشر۔

[3] انظر۔ السیرۃ النبویۃ ج ۲ ص ۱۵۱۔

۳۱۔ وبین عبد اللہ بن مظعون وقطبۃ بن عامر بن حدیدۃ۔

حضرت عبد اللہؓ بن مظعون اور حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ بھائی بھائی بنے۔

۳۲۔ وبین شماس[1] بن عثمان وحنظلۃ بن ابی عامر۔

حضرت شماسؓ بن عثمان اور حضرت حنظلہؓ کے مابین بھائی چارہ قائم ہوا۔

۳۳۔ وبین الارقم بن ابی الارقم و طلحۃ بن زید۔

حضرت ارقمؓ بن ابو ارقم اور حضرت طلحہؓ بن زید کے درمیان بھائی چارہ قائم ہوا۔

۳۴۔ وبین زید بن الخطاب ومعن بن عدی۔

حضرت زیدؓ بن خطاب اور حضرت معنؓ بن عدی میں بھائی چارہ ہوا۔

۳۵۔ وبین عمرو بن سراقۃ وسعد بن زید۔ من بنی عبد الاشہل۔

حضرت عمروؓ بن سراقہ اور حضرت سعد بن زید۔ جو بنی عبد الاشہل میں سے تھے دونوں میں بھائی چارہ ہوا۔

۳۶۔ وبین عاقل بن البکیر و بشر بن عبد المنذر۔

حضرت عاقل بن بکیرؓ اور حضرت بشر بن عبد المنذ میں اخوت قائم کی گئی۔

۳۷۔ وبین عبد اللہ بن مخرمۃ وفروۃ بن عمرو البیاضی۔

حضرت عبد اللہؓ بن مخرمہ اور حضرت فردہؓ بن عمرو بیاضی میں مواخات ہوئی[2]۔

۳۸۔ وبین خنیس بن حذیفۃ والمنذر بن محمد بن عقبۃ بن اُحیحۃ بن الجلاح۔

حضرت خنیسؓ بن حذیفہ اور حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ بن اُحیحہ بن جلاح۔ دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی قرار دیا گیا۔

۳۹۔ وبین سبرۃ بن ابی رُھم وعبادۃ بن الخشخاش۔

حضرت سبرہؓ بن ابی رہم اور حضرت عبادہؓ بن خشخاش میں مواخات ہوئی۔

۴۰۔ وبین مسطح بن اُثاثۃ وزید بن المزین۔

حضرت مسطحؓ عوف بن اُثاثہ بن عُبّاد بن مطلب بن عبد مناف بن قصیّ۔

---

[1] شماس بن عثمان بن شرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم القرشی المخزومی۔ غزوہ احد میں شدید ترین زخمی ہو گئے تھے پھر ان کو اٹھا کر مدینہ منورہ میں لایا گیا اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ کے پاس فوت ہو کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ الاصابۃ ج ۲ ص ۱۵۵۔

[2] انظر۔ عمدۃ القاری ج ۱۷ ص ۱۲۰۔

(المزین - بحضو المیم ساکنة الزای مفتوحة الیاء)

وأمه سلمٰی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ۔[1] توفی ۳۲ھ بعمر ۵۶ سال۔ اور زید بن مزین میں مواخات ہوئی۔

۴۱۔ وبین عکاشة بن محصن والمجذر بن ذیاد، حلیف الانصار۔

حضرت عکاشہؓ بن محص اور حضرت مجذر بن زیاد، حلیف انصار میں بھائی چارہ قائم ہوا۔

۴۲۔ وبین عامرؓ بن فهیرة والحرث بن الصمة۔

حضرت حارث بن صمہؓ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔

۴۳۔ وبین مهجع مولیٰ عمر وسراقة بن عمرو بن عطیة من بنی غنم بن مالک بن النجار۔

غزوہ بدر میں اسلام کے پہلے شہید حضرت عمرؓ کے غلام حضرت مہجعؓ اور حضرت سراقہؓ جو بنی غنم میں سے تھے۔ دونوں میں مواخات قائم کی گئی۔

وعند سنید ان المواخات کانت ابن مسعود ومعاذ بن جبل۔

سنید کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ میں مواخات ہوئی تھی۔

۴۴۔ أسید بن الحضیر بن سماك بن عتیك بن امرأ القیس بن زید بن عبد الاشهل الانصاری الاشهلی من السابقین الی الاسلام وهو احد النقباء العقبة[2] وکان اسلامه علی ید مصعب بن عمیر قبل سعد بن معاذ۔ توفی ۲۰ او ۲۱ھ۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ ..... اور حضرت زید بن حارثہؓ کے مابین (مدینہ میں) بھائی چارہ قائم کیا گیا تھا۔

وآخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بینه وبین زید[3] بن حارثة۔

وکان ممن ثبت یوم احد وجرح حینئذ سبع جراحات۔ انظر سیرت ابن سید الناس ص۱۹۹ الی ج ۱ ص۲۰۳

حضرت اُسید ان صحابہ کرام میں سے ایک ہیں جو نبی علیہ السلام کے پاس اپنے قدم جمائے رہے احد میں آپ کو سات زخم آئے تھے۔

---

[1] طبقات۔ لابن سعدؒ ج ۳ ص۲۲۵ پر شجرہ یوں مرقوم ہے ام مسطح سلمٰیؓ بنت ریطة بن صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ۔ ریطہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی والدہ ام الخیر سلمٰیؓ کی بہن تھی اور ام مسطح سلمٰیؓ کے باپ کا نام ابی رُھم بن مطلب بن عبدمناف تھا دیکھو ابن سعد ج ۳۔ ص ۲۱۶۔ ۲۲۵۔ ۲۴۳۔

[2] ع ق بفتحتین۔ اول دوم سو پر فتحہ ہے۔

[3] انظر الاصابة فی تمییز الصحابة ج ۱ ص۴۹ ذکر سنید بن داؤد۔ ان زید بن حارثة واسید بن الحضیر اخوان۔

ملحوظ :۔ مکی مواخات میں حضرت حمزہؓ اور حضرت زید بنؓ حارثہ میں مواخات تھی۔ حضرت حمزہؓ نے ایک خاص دینی مقصد کے تحت احد سے پہلے حضرت زیدؓ کے نام وصیت کی تھی۔ فافہم وتدبر۔

مفتی شام حضرت مکحول رُوّح اللہ روحہ فرماتے ہیں مدنی مواخات میں سیدنا علی المرتضیٰ سے حضرت ابو امامہ اسعدؓ بن زرارہ کی مواخات کرائی گئی تھی۔ اور مفسر خبیر محدث بصیر مؤرخ بے نظیر سیرت نگار شہیر حضرت علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، مدنی مواخات میں حضرت علیؓ سے حضرت سہل بن حنیفؓ کی مواخات کرائی گئی تھی، اور اہل تناقض[1] وہ کہتے ہیں، نبی علیہ السلام اور حضرت علیؓ میں مواخات تھی، اس سے قاری کے ذہن میں الجھن کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ یہ تو اوپر بتا دیا گیا ہے کہ مکی مواخات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے مابین مواخات نہ تھی رہی مدنی مواخات اس کی بابت عرض ہے کہ مدینہ منورہ میں پہنچنے کے بعد نبی علیہ السلام نے حضرت علی اور حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہما میں مواخات کرائی پھر جب حضرت ابوامامہ فوت ہوگئے تو نبی علیہ السلام نے حضرت علیؓ کی دوسری مواخات حضرت سہل بن حنیفؓ سے کرائی تھی۔ چنانچہ مرقوم چلا آرہا ہے کہ۔

وھلك فی تلك الاشھر ابو امامة اسعد بن زرارة والمسجد یبنی اخذته الذبحة او الشھقة ابن ھشام ج ۱ ص السیرة النبویة ج ۲ ص ۲۲۹۔

ہجرت کے ابتدائی مہینوں میں حضرت امامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور مسجد نبوی ابھی زیر تعمیر تھی، وہ ذبحہ یعنی خناق کے قسم کی بیماری یا شدید کالی کھانسی میں مبتلا تھے۔

حضرت علامہ عبدالبر نمیری قرطبیؒ متوفی ۴۶۳ھ بھی یوں سے تو رقمطراز ہیں۔

شھد العقبة الاولی والثانیة وبایع فیھما وکانت البیعة الاولی فی ستة نفر اوسبعة والثانیة فی اثنی عشر رجلا والثالثة فی سبعین رجلا ابو امامة اصغر منھم۔ ذکر محمد بن عمر الواقدی عن عبدالرحمن بن ابی الرجال قال مات اسعد بن زرارة فی شوال علی راس ستة اشھر من الھجرة ومسجد رسول اللہ صلی علیه وسلم

حضرت ابوامامہؓ عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ میں موجود تھے اور دونوں میں انہوں نے نبی علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ پہلی بیعت کے وقت چھ یا سات آدمی تھے اور عقبہ ثانیہ میں بیعت ثانیہ کے بارہ آدمی تھے اور عقبہ ثالثہ میں ستر آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ ابوامامہ اسعد بن زرارہ ان میں سب سے چھوٹی عمر کے تھے۔ ہجرت کے چھ ماہ بعد حضرت

---

[1] تناقض مطابقت کی ضد ہے۔

يُبنى يومئذ وذلك قبل بدر قال محمد بن عمرو دفن ابوامامة بالبقيع وهو اول مدفون به ۔ الاستيعاب في معرفة الاصحاب ۔ علی هامش الاصابة ج ۱ ص۸۲ ۔

ابوامامہ ماہ شوال ۱ھ میں فوت ہوگئے ۔ یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے ۔ محمد بن عمرو نے کہا ابوامامہ جنت البقیع میں دفن ہونے والے پہلے انصاری ہیں ۔ کما مر ۔

علامہ ابن کثیرؒ نے ۔ فی مواخات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار ليرتفق المهاجرين بالانصار ۔ انظر السيرت النبوية ج ۲ ص۳۲۴ کا باب قائم کرکے صرف چند نام بتائے ہیں ۔

اسی طرح علامہ ابن ہشام نے بھی مواخات کا باب تو قائم کیا ہے لیکن چند اسمائے گرامی بتانے پر اکتفا کیا ہے ۔

علامہ ابن سیدالناسؒ نے ۔ ذکر المواخات ۔ کا باب قائم کرکے کہا ہے مواخات دو بار ہوئی تھی پہلی بار مکہ مکرمہ میں مہاجرین صحابہ کے درمیان ۔ کما تقدم ۔ اور دوسری بار مدینہ منورہ میں اور مواخات کے شرکاء کی تعداد ایک سو بتائی ہے لیکن نام بتاتے وقت نو کی تعداد پوری نہیں ۔ چار اسمائے گرامی احقر الوری نے ڈھونڈ نکالے ہیں ۔ خدا کرے کوئی صاحب کتب اسماء الرجال اور کتب سیر اور شروح احادیث کا تتبع کرکے اصل مواخات کے مزید اسمائے گرامی ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہوجائیں ۔

یہ کل اسمائے گرامی اٹھاسی بنتے ہیں اور اگر حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بھی ملا لیجئے تو نوے ہوجاتے ہیں ۔ گویا دس اسمائے گرامی کم از کم اور مطلوب ہیں ۔

(ادارتی نوٹ)

مولانا سید تصدق بخاری، الحق کے خصوصی مضمون نگار اور علمی وتحقیقی اعتبار سے سباق الغایات ہیں ان کی تحقیقات نادر اور دلچسپ ہوا کرتی ہیں اُن کی آراء سے علمی حلقے اختلاف بھی کرتے ہیں اور اتفاق بھی، اُن کے مضامین سے بعض اوقات طویل مباحثے بھی چھڑ جاتے ہیں مندرجہ بالا مقالہ بھی ایک نئی تحقیقی کاوش ہے، اُن سے خالص علمی اور مستند حوالہ جاتی تحقیقی کاوش کی بھی اسی طرح قدر کی جائے گی ۔ اور الحق کے صفحات کی زینت بنے گی اس طرح کے علمی مباحثوں سے علم وتحقیق کے کئی مفید گوشے سامنے آتے رہتے ہیں ۔ (ادارہ)